

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فیصل آباد سے قاری محمد حبیب اللہ بسمل خریداری نمبر 1448 لکھتے ہیں کہ ہمارے ہاں آج کل نئے گروہ نے جنم لیا ہے جو اپنے ہاں ایک خود ساختہ خلیفہ سے بیعت کرنے کی دعوت دیتے ہیں آپ سے استدعا ہے کہ خلیفہ برحق کی علامتیں اور شناخت سے آگاہ فرمائیں نیز بتائیں کہ اس کا تعین کیونکر ممکن ہو سکتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

شرعی خلیفہ کے لیے مندرجہ ذیل علامتوں کا ہونا ضروری ہے۔

وہ قریشی ہو بشرطیکہ اخلاص کے ساتھ اقامت دین کے لیے سرگرم عمل ہو۔ (1)

جسمانی اور علمی طور پر انتہائی مضبوط ہو۔ (2)

اللہ کی حدود کو عملاً نافذ کرنے کیلئے اندر بہمت رکھتا ہو۔ (3)

امرا لمعرفہ اور انہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے میں با اختیار ہو۔ (4)

امت مسلمہ نے اسے اپنے ہاں شرف قبولیت سے نوازا ہو یعنی وہ ساختہ نہ ہو۔ ایسا نہیں کہ کسی غیر ملک میں بیٹھ کر وہ سیاسی پناہ لے لے اور وہاں اپنی خلافت کا دعویٰ کر دے اور اپنے قریشی ہونے کا اعلان کر کے (5) دیگر ممالک میں حصول بیعت کے لیے اپنے نمائندگان مقرر کر دے تاکہ بغاوت کی فضا سازگار کی جائے اور اس کے مقرر کردہ نمائندے شہر اور دیہاتوں میں پھیل جائیں اور خود ساختہ خلیفہ کی بیعت لیتے پھر میں ہمارے نزدیک یہ کھلی بغاوت ہے جس کی شریعت ہمیں اجازت نہیں دیتی حکومت وقت کو چاہے کہ وہ ایسے لوگوں کا سختی سے نوٹس لے ایسا کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہج اور طریقہ کار کے خلاف ہے ایسے پر فتنہ حالانکہ میں زندگی بسر کرنے کے لیے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے راہنمائی ملتی ہے چنانچہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ ایسے حالات میں مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام سے چھٹے رہنا چاہیے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر مسلمانوں کی جماعت اور ان کا امام نہ ہو تو کیا کیا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے حالات میں تمام (فروقوں سے الگ رہنا خواہ تمہیں جنگل میں درختوں کی جڑیں چبا کر ہی گزارا اوقات کرنا پڑے تا آنکہ تمہیں اسی حالت میں موت آجائے) (صحیح بخاری: کتاب الفتن)

حدیث میں ہے کہ جب عبد اللہ بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مروان بن حکم نے شام میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ مکرمہ میں اور خوراج نے بصرہ میں اپنی اپنی حکومتوں کا اعلان کیا تو ابوالحسنہ لپنے باپ کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے میرے باپ نے ان سے عرض کیا اے ابو ہریرہ! آپ نہیں دیکھتے کہ لوگ کس قسم کے اختلاف میں لکھے ہوئے ہیں ایسے حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا کہ میں قریش کے لوگوں سے ناراض ہوں اور میری ناراضی اللہ کی رضا کے لیے ہے اور مجھے اس ناراضی پر اللہ تعالیٰ سے اجر ملنے کی امید ہے۔ عرب کے لوگو! تم جانتے ہو کہ تمہارا پہلے کیا حال تھا تم سب گمراہی میں گر خلتے تھے اللہ نے تمہیں دین اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے ذریعے اس بری حالت سے نجات دی پھر تم مقام عزت پر فائز ہو گئے آج تمہیں اس دنیا نے خراب کر دیا ہے یہ سب بزعیم خویش خلفا دنیا کے لیے آپس میں درست و گریبان میں اور ایک دوسرے سے قتال کر رہے ہیں۔ (صحیح بخاری: الفتن 7112)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ آج ہمیں کتاب و سنت کے مطابق زندگی بسر کرنا چاہیے جب کبھی حالات سازگار ہو جائیں کہ کتاب و سنت کے علمبردار باہمی اتحاد و اتفاق سے کسی با اختیار خلیفہ پر متفق ہو جائیں تو اس کی بیعت کے لیے تحریک چلانا مناسب اور باعث اجر و ثواب لیکن کسی خود ساختہ خلیفہ جس کے متعلق ہمیں کوئی علم نہیں اور نہ ہی کسی نے اسے دیکھا ہے اس کی خلافت کے لیے بیعت لینا فضا سازگار کرنا اور تحریک چلانا حکومت وقت (کے خلاف ایک کھلی بغاوت ہے جس کی شریعت ہمیں اجازت نہیں دیتی۔ (واللہ اعلم بالصواب)

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

